شذرات

سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

عبداللطیف خالد چیمہ

ہندوستان کے قادیان میں قافلۂ احرار ۲۱؍ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو داخل ہوا تھا۔ انگریز سامراج نے اپنے خود کاشتہ پودے کو بچانے کے لیے جو ہوسکتا تھا کیا، لیکن احرار کی فطرت ہے کہ وہ اپنے عقیدے اور مؤقف کے اظہار سے پیچھے نہیں ہٹا کرتے۔ چنانچہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کی چوٹی کی قیادت کو مجتمع کیا، پوری دنیا پر قادیانیت کی حقیقت واضح ہوئی۔ اِسی تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے احرار نے ۱۹۷۵ء میں چناب نگر (سابق ربوہ) میں نامساعد حالات کے باوجود راستہ بنایا، جگہ خریدی اور ۲۷؍ فروری ۱۹۷۶ء کو جانشین امیر شریعت، حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام سرکاری رکاوٹوں کے باوجود جامع مسجد احرار کا سنگ بنیاد رکھا، شاہ جی دوران تقریر گرفتار کر لیے گئے، بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ تقریر فرما رہے تھے کہ فاتح ربوہ حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ موقع پر پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔ تقریر کیا تھی اپنے آبا کی یاد تازہ کردی، خطبہ دیا نماز پڑھائی اور گرفتار ہوگئے۔ ملک بھر سے سرخ پوشانِ احرار اور مجاہدین ختمِ نبوت کا جم غفیر چناب نگر کے اردگرد جمع تھا اور جگہ جگہ جمعۃ المبارک کی نمازیں ادا کی گئیں۔ وہ ایسا منظر تھا کہ ہم نے زمانہ طالب علمی میں ایسا نظارہ کیا جو احرار کی سرفروشانہ تاریخ کے حوالے سے پڑھا اور سنا کرتے تھے، پھر یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے مارچ میں ’’سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس‘‘ اور ۱۲؍ ربیع الاوّل کو ’’ختم نبوت کانفرنس اور جلوس‘‘...... پُرشکوہ اور پُروقار سب کی زبان پر ’’کلمہ طیبہ‘‘، ’’درود پاک‘‘ اور ’’فرما گئے یہ ہادی، لانبی بعدی‘‘، جاری و ساری۔ جلوس مسجد احرار سے شروع ہوتا ہے پہلا پڑاؤ: ’’اقصیٰ چوک‘‘ نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھتا ہے۔ اگلا پڑاؤ ’’ایوانِ محمود‘‘ قائد احرار اور زُعماءِ احرار کے بیانات، قادیانیوں کو دعوت اسلام، منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ نظر بد سے بچائیں اور حاسدین کے حسد سے بھی محفوظ رکھیں (آمین ثم آمین)

رفقاءِ احرار اور قارئین نقیبِ ختم نبوت! آپ سب سے یہ گزارش کرنی ہے کہ اِمسال ۱۲؍ ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ جنوری کے آخری عشرے (اغلباً ۲۴؍ جنوری ۲۰۱۳ء، جمعرات) میں آئے گا۔ اندازاً چھ ہفتے باقی ہیں، آپ ابھی سے اِس ملک گیر اجتماع کی تیاری شروع کردیں۔ اپنے محلے اور علاقے کی مساجد میں اعلانات کرائیں اور تبلیغی جماعت کی طرز پر گشت کر کے ساتھیوں کو دعوت دیں تاکہ آپ کے مشن کی آبیاری ہو۔ تفصیلی اعلان ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ شمارے میں شائع ہوجائے گا۔ ایک بات ہر حال میں مقدم رکھی جائے کہ چناب نگر کا اجتماع اور جلوس دعوتی ہوتے ہیں۔ ہمارے عمل و کردار سے دعوت جھلکنی چاہیے تاکہ حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مفکر احرار چودھری افضل حق، مولانا محمد گل شیر شہید، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری، آغا شورش کاشمیری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا لال حسین

اختر، مولانا عبدالرحمٰن میانوی، مولانا محمد حیات، غلام نبی جانباز، حضرت مولانا سید ابوذر بخاری، مولانا سید عطاء المحسن بخاری، حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہم اور دیگر اکابر کی روحیں ہم سے خوش ہو جائیں اور تحریک تحفظ ختم نبوت کی آواز پوری دنیا تک پہنچے (آمین ثم آمین)

اِن سطور کے ذریعے احرار ساتھیوں سے بالخصوص یہ کہنا بلکہ ”سمجھانا“ ہے کہ جوں جوں آپ اکابرِ احرار وختم نبوت کی روایات کے امین بن کر ”تحفظ ختم نبوت“ کے کام کی طرف زیادہ متوجہ ہوں گے، توں توں آپ پر ”بعض مہربانوں“ کی جانب سے کئی قسم کے بہتان لگائے جائیں گے، طعنوں سے نوازا جائے گا اور پٹڑی سے اتار کر (ڈی ٹریک کر کے) اپنی مرضی سے ہمارا مؤقف تیار کر کے خود ہی بیان بھی فرمائیں گے۔

جو چاہے اُن کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

ساتھیو! ہوشیار رہنے اور استقامت اختیار کرنے کا وقت ہے کہ ”استقامت کرامت سے کچھ کم نہیں“

اسرارالحق مجاؔز (مجاز لکھنوی) نے کہا تھا کہ

بخشی ہیں ہم کو عشق نے وہ جرأتیں مجاؔز ڈرتے نہیں سیاستِ اہلِ جہاں سے ہم

مرکز سراجیہ پر چھاپہ اور صاحبزادہ رشید احمد کی گرفتاری

۱۴ر نومبر ۲۰۱۲ء (بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب) پولیس تھانہ غالب مارکیٹ لاہور نے حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند صاحبزادہ رشید احمد مدیر مرکز سراجیہ گلبرگ لاہور کو گرفتار کر لیا۔

صاحبزادہ رشید احمد ایک طویل عرصہ سے مرکز سراجیہ لاہور کے مدیر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور مرکز سراجیہ ایک روحانی و تعلیمی مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کے لئے بھی اپنا کردار ادا کر رہا ہے اور اس حوالے سے تسلسل کے ساتھ لٹریچر کی اشاعت بھی ہو رہی ہے، تعلیم یافتہ ماحول اور پوش علاقوں تک ان کے کام کی رسائی نے سرکاری انتظامیہ میں گھُسے ہوئے قادیانی اور قادیانی نواز لابیوں کو پریشان کر رکھا ہے، پولیس نے ۱۲ر نومبر کو انسداد دہشت گردی ایکٹ ۱۹۹۷ء کے تحت (بجرم 11-w) ایف آئی آر نمبر 1286/12 درج کی جس میں کہا گیا ہے کہ صاحبزادہ رشید احمد اور اعجاز نامی شخص نے مین گرومانگٹ روڈ پر شیزان پروڈکٹس اور مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کے متعلق بعنوان ”شیزان“ اور دیگر قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کیوں ضروری ہے؟ پمفلٹ تقسیم کیا ہے۔

لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت ایکٹ کے تحت قادیانیوں کو شعائرِ اسلامی سے قانوناً روک دیا گیا لیکن عملاً صورتحال اس کے برعکس ہے اور حزبِ اقتدار، اپوزیشن سمیت تمام سیاسی جماعتوں کی پالیسیوں پر معمولی فرق کے ساتھ قادیانی لابی اثر انداز ہوتی ہے۔ ایف آئی اے کے ڈائریکٹر جنرل سکہ بند قادیانی انور ورک ہیں، ابوبکر خدا بخش سابق ڈی پی او خوشاب کو ڈی آئی جی بنا دیا گیا ہے۔ وزارت داخلہ سندھ کا سیکرٹری وسیم احمد قادیانی ہے، اگر یہ لسٹ تیار کی جائے تو بہت وسیع ہوگی۔ حکومت کے ایوانوں کی راہداریوں میں قادیانی پہلے سے زیادہ تعداد میں موجود ہیں جو آئین کی اسلامی دفعات کے درپے ہیں اور یہ ایجنڈا اصل میں

بین الاقوامی ایجنڈا ہے۔ اِسی ایجنڈے کے تحت سزائے موت کو ختم کرنے کے لیے راہ ہموار کی جارہی ہے۔ مرکز سراجیہ لاہور کا لٹریچر آئین پاکستان کی کسی طور پر خلاف ورزی نہیں، شیزان کے بائیکاٹ کے علاوہ ایک دوسرا پمفلٹ بھی جرم کے طور پر صاحبزادہ صاحب پر ڈالا گیا جس کا عنوان درج ذیل ہے

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں دوسرے کو نبی ماننا غیرت ایمانی سے ٹکر ہے‘‘ اگرچہ وقوعہ فرضی تھا لیکن دونوں پمفلٹ جب پولیس نے گرفتاری کے بعد صاحبزادہ رشید احمد کے سامنے رکھے تو انہوں نے فرمایا: کہ یہ ہمارا عقیدہ ہے، ہم نے شائع کیے ہیں اور کرتے بھی رہیں گے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے خفیہ ہاتھ ہیں جو تحفظ ختم نبوت کے کام کو فرقہ واریت سے تعبیر کر کے اس کام کو ختم کرانے کے درپے ہیں۔ حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے سیدنا حبیب ابن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی شہادت، شہداءِ جنگ یمامہ، شہداء ۱۹۵۳ء سے لے کر آج تک تاریخ بھری پڑی ہے، یہ کام اِن شاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا۔ تاہم اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لیے ہمیں امکانی حد تک بہترین تدبیریں اختیار کرنی چاہیں۔ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کے علاوہ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ امتناع قادیانیت ایکٹ پر عمل درآمد کو یقینی بنائے اور تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں آئین کے دائرے کے اندر ہونے والی جدوجہد کو تحفظ فراہم کرے۔

اِن سطور کے ذریعے ہم مرکز سراجیہ کے ساتھ ہم آہنگی کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ صاحبزادہ رشید احمد کے خلاف درج کی گئی ایف آئی آر بلا تاخیر واپس لی جائے اور اس مقدمہ کے اندراج کے ذمہ داران کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

ارکان مرکزی مجلس شوریٰ مجلس احرارِ اسلام متوجہ ہوں!

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس ۱۱ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۶ نومبر ۲۰۱۲ء بروز پیر دارِ بنی ہاشم ملتان میں امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری کی زیرِ صدارت منعقد ہوا جس میں طے پایا کہ

۱۔ جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ کا باضابطہ اجلاس ۲ جنوری ۲۰۱۳ء بروز بدھ چناب نگر میں منعقد ہوگا۔

۲۔ ۳ جنوری ۲۰۱۳ء بروز جمعرات چناب نگر میں ہی سالانہ ختم نبوّت کانفرنس (۱۲ ربیع الاوّل) کے سلسلے میں تربیتی ورکشاپ منعقد ہوگی۔

جملہ ماتحت شاخیں ارکان شوریٰ کی شرکت یقینی بنائیں۔ تفصیلی سرکلر بذریعہ ڈاک ارسال کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

والسلام
عبداللطیف خالد چیمہ
ناظم اعلیٰ مجلس احرارِ اسلام پاکستان